99737 ـ اگر کسی عورت کو کسی شخص کا دین اور اخلاق پسند آ جائے تو کیا وہ اسے شادی کی پیشکش کر سکتی ہے ؟

سوال

میری عمر ستائیس برس ہے، اور الحمد للہ حافظ قرآن بھی ہوں اور قرآن مجید کی معلمہ ہوں، اور شرعی علم حاصل کر رہی ہوں، میں ایسی صفات کی مالکہ ہوں جس کی بنا پر بہت سارے نوجوان میرا رشتہ طلب کرتے ہیں.
لیکن جتنے بھی میرے لیے رشتے آئے ہیں دینی التزام کی بنا پر میں نے سب رد کر دیے ہیں، ہر رشتہ کے انکار کی بنا پر اب مجھ پر گھر والوں کا بہت دباؤ ہے اور اس لیے بھی کہ میں نے مرد و عورت کے اختلاط کی بنا پر سرکاری ملازمت بھی ترک کر دی ہے، مجھ پر دباؤ اور بھی بڑھ گیا ہے.
ان آخری ایام میں میرے گھر والے چاہتے ہیں کہ جس نوجوان کا بھی رشتہ آئے میں اسے قبول کر لوں، اہم یہ ہے کہ میں شادی کر لوں، اپنا قبیلہ چھوڑ کر دوسرے قبیلہ میں شادی کرنا منع ہے، میں نہ تو مال و دولت چاہتی ہوں اور نہ ہی مالدار یا صاحب منصب شخص، یا پھر کوئی وسیم نوجوان بھی نہیں چاہتی.
بلکہ میں چاہتی ہوں کہ کوئی نیك و صالح نوجوان ہو جو اللہ کی اطاعت و فرمانبرداری میں میرا ممد و معاون بن جائے، اور مجھے عفت و عصمت دے، تا کہ میں اپنے گھر والوں کے ساتھ جس مشکل کا شکار ہوں جو ختم ہونے کا نام ہی نہیں لیتی اس سے نکلنا چاہتی ہوں، اس لیے میں نے سوچا ہے کہ میں خود ہی کسی ایسے نوجوان کا رشتہ طلب کروں جسے ہم جانتے بھی ہیں، جن کے ساتھ ہمارے سسرالی تعلقات قائم ہو جائیں، وہ نوجوان بااخلاق بھی اور صاحب دین بھی، اور حافظ قرآن بھی اور طالب علم بھی.
یہ اس طرح ہو کہ پورے ادب و احترام کے ساتھ اس نوجوان کو موبائل میسج کیا جائے، یاد رکھیں کہ اس نوجوان کے ساتھ میرا کبھی کوئی تعلق نہیں رہا، لیکن اس کا موبائل نمبر مجھے غلطی سے مل گیا، میں اس موضوع میں کسی تیسرے شخص کو نہیں لانا چاہتی،اور نہ ہی کسی اور فریق کو داخل کرنا چاہتی ہوں کیونکہ اس طرح دونوں طرف تنگ ہونگے.
اور پھر مجھے خدشہ ہے کہ یہ موضوع پھیل جائیگا اور میں کوئی ایسا شخص نہیں پاتی جس پر اعتماد اور بھروسہ کروں جو میرا راز افشاء نہ کرے.
برائے مہربانی پہلے تو آپ یہ بتائیں کہ اس کے بارہ میں شرعی حکم کیا ہے ؟
اور یہ بھی بتائیں کہ اس طرح کا کام کرنے والی لڑکی کے متعلق آپ کی رائے کیا ہے ؟
ایسی عورت کے بارہ مرد کی نظر کیسی ہوگی جو خود اپنے لیے رشتہ طلب کرتی ہے، اور آپ مجھے کیا نصیحت کرتے ہیں ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اول:

اللہ سبحانہ و تعالى سے ہمارى دعا ہے كہ وہ آپ پر اپنى نعمت مكمل كرے اور آپ كے علم و ادب اور شرم و حياء ميں اور زيادتى فرمائے، اور ہمارى دعا ہے كہ اللہ تعالى آپ كے ليے نيك و صالح خاوند ميسر كرے جس كے ساتھ آپ ايك نيك و صالح خاندان بنا سكيں.

آپ نے حرام اختلاط والى ملازمت چھوڑ كر بہت اچھا كام كيا ہے، اور آپ نے ايسے رشتے ٹھكرا كر بھى اچھا كام كيا ہے جو دين اور اخلاق كے مالك نہيں تھے، اور آپ نے اس نوجوان كے ساتھ خط و كتابت كرنے سے قبل سوال كر كے بھى بہت اچھا اقدام اٹھايا ہے.

دوم:

عقل و دانش ركھنے والے كے ہاں نہ تو يہ حرام ہے اور نہ ہى اسے عيب شمار كيا جاتا ہے كہ كوئى عورت اپنے آپ كو كيسى صاحب اخلاق اور صاحب دين شخص كے ساتھ شادى كے ليے پيش كرے، اور اگر كوئى شخص اس سے انكار كرتا ہے تو وہ شرعى اعتبار پر انكار نہيں كر رہا بلكہ اس نے تو معيار اور ميزان عادات اور رسم و رواج كو بنايا ہے، اور بعض اوقات تو عورتيں حسد كرتے ہوئے بھى اس سے انكار كرتى ہيں.

ثابت البنانى رحمہ اللہ بيان كرتے ہيں كہ ميں انس رضى اللہ تعالى عنہ كے پاس تھا اور ان كے پاس ان كى بيٹى بھى تھى انس رضى اللہ تعالى عنہ كہنے لگے:

" ايك عورت نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم كى پاس آئى اور اپنے آپ كو نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم پر پيش كيا اور كہنے لگى: اے اللہ تعالى كے رسول صلى اللہ عليہ وسلم كيا آپ كو ميرى ضرورت ہے ؟

تو انس رضى اللہ تعالى عنہ كى بيٹى كہنے لگى:

وہ كتنى قليل شرم و حياء كى مالكہ تھى، ہائے افسوس ! ہائے افسوس !

انس رضى اللہ تعالى عنہ كہنے لگے: وہ تجھ سے بہتر تھى اس نے نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم ميں رغبت كى تو اپنے آپ كو نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم پر پيش كر ديا "

صحيح بخارى حديث نمبر (4828).

امام بخارى رحمہ اللہ نے باب باندھتے ہوئے كہا ہے:

" كسى نيك و صالح شخص پر عورت كا اپنے آپ كو پيش كرنے كے بارہ ميں باب "

واسوءتاہ كا معنى يہ ہے كہ: يہاں واو ندب كے ليے ہے اور سواءۃ قبيح اور فضيح فعل كو كہتے ہيں.

نيك و صالحہ عورت نے موسى عليہ السلام كے ساتھ شادى كى رغبت كى بنا پر يہ كہتے ہوئے پيش كيا جيسا كہ اللہ تعالى كا فرمان ہے:

ان دونوں ميں سے ايك كہنے لگى اے ابا جى اسے ملازم ركھ ليجئے يقينا جسے آپ ملازم ركھيں وہ طاقتور بھى ہو اور ا مانتدار بھى القصص (26).

ظاہر يہى ہوتا ہے كہ وہ ہى تھى جسے اس كے والد نے موسى پر پيش كيا تھا جيسا كہ اللہ سبحانہ و تعالى كا فرمان ہے:

وہ كہنے لگے ميں چاہتا ہوں كہ دونوں بيٹيوں ميں ايك كا نكاح تيرے ساتھ كر دوں اس بات پر كہ تم آٹھ برس تك ميرى خدمت كرو القصص (27).

آپ كے اولياء كو يہ پيغام ہے كہ وہ اللہ سے ڈر جائيں اور برادرى اور قبيلہ كا تعصب چھوڑ ديں، اور ايك نيك و صالح شخص تلاش كريں جس سے آپ كى شادى كر ديں، اور كم از كم صاحب دين اور اخلاق كے مالك شخص كا رشتہ نہ ٹھكرائيں، ديكھيں ايك نيك و صالح شخص اپنى بيٹى كو موسى عليہ السلام پر پيش كر رہا ہے، جبكہ اس لڑكى نے خود بطور تعريض اور توريتا پيشكش كى تھى.

اور ديكھيں ايك نيك وصالح عورت اپنے آپ كو نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم پر پيش كر رہى ہے جس ميں اس نے كوئى توريہ اور تعريض نہيں كى بلكہ صراحتا پيشكش كى ہے يہ سب كچھ شرم و حياء كے منافى نہيں، بلكہ يہ تو مضبوط دين كى دليل ہے، اور عورت كى عقلمندى اور اس كے ولى كى وفا كى دليل ہے "

ديكھيں: الموسوعۃ الفقھيۃ (30 / 50).

كسى مرد كے فضل و كرم اور نيك صلاح يا علم و شرف يا كسى اور دينى خصلت كى بنا پر اس ميں رغبت ركھتے ہوئے كسى عورت كا اپنے آپ كو اس پر پيش كرنا جائز ہے، اس ميں اس پر كوئى قدغن نہيں لگائى جائيگى بلكہ يہ تو اس كے فضل پر دلالت كرتا ہے.

امام بخاری رحمہ اللہ نے ثابت البنانی رحمہ اللہ کی حدیث روایت کی ہے وہ کہتے ہیں کہ میں انس رضی اللہ تعالی عنہ کے پاس تھا... پھر سابقہ حدیث ذکر کی ہے. انتہی

سوم:

اوپر جو کچھ بیان ہوا ہے اس کے ذکر کرنے کے بعد ہم آپ کو ان شاء اللہ وہی نصیحت کریں گے جو آپ کے لیے اسم سئلہ میں فائدہ مند ہو اس لیے ہم آپ کو یہی کہیں گے کہ:

1 ۔ آپ اس نوجوان کے ساتھ براہ راست خط و کتابت سے اجتناب کریں، آپ اسے کسی دوسرے نمبر سے بھی یہ خبر دے سکتی ہیں جسے وہ نہ جانتا ہو، اور نہ ہی وہ نمبر کسی کا مخصوص ہو، آپ کے لیے اس کے حصول میں آسانی ہو گی.

اس طرح آپ اسے میسج کریں کہ وہ اس نمبر سے کریں جس میں آپ کے بارہ میں بتایا گیا ہو اگر وہ آپ سے شادی کی رغبت رکھتا ہے تو یہ میسج ایسا ہو کہ یہ کسی ایسے شخص کی جانب سے ہے جو دونوں کو جانتا ہے، اور وہ اسے نصیحت کرے کہ اس میں کوتاہی سے کام نہ لے.

ہمارے خیال کے مطابق یہ اس سے براہ راست رابطہ کرنے سے بہتر رہےگا، کیونکہ ہو سکتا ہے معاملہ آپ کی مراد کے مطابق نہ چل سکے، اس لیے آپ کی پریشانی کا باعث بن جائے اور اس کی پریشانی کا سبب بھی.

اسی طرح انسان کی یہ بھی ضمانت نہیں کہ اب تو وہ دین و اصلاح کا مالك ہے، لیکن بعد میں وہ آپ کو اس کی عار دلاتا پھرے.

اس لیے علماء کرام نے نیك و صالح شخص کی شرط لگائی ہے، اور پھر نہ تو اکیلا علم اصلاح ہے، اور نہ ہی حفظ قرآن اکیلا اصلاح کہلاتا ہے، بلکہ اصلاح تو یہ ہے کہ علم اور قرآن مجید اور ان دونوں کے اخلاق کو اپنایا جائے.

2 ۔ جب آپ میسج کریں تو آپ کو یہ نہیں چاہیے کہ آپ میسج اور خط و کتابت کو بےلگام کر دیں، بلکہ کسی معین امر میں چھوٹا سا میسج کریں، کیونکہ ہو سکتا ہے یہ میسج اور خط و کتاب تکسی فتنہ و فساد کا باعث بن جائیں جس میں آپ دونوں یا کوئی ایك پڑ جائے.

3 ۔ آپ کسی کو بھی اس کے بارہ میں مت بتائیں اور نہ ہی اس میں کسی کو درمیان میں ڈالیں، ہم نے دیکھا ہے کہ آپ اس پر پہلے ہی متنبہ ہیں.

4 ۔ ہو سکتا ہے اس شخص کے حالات شادی کے مناسب نہ ہوں، یا پھر اس کا رشتہ طے ہو اور وہ دوسری شادی نہ کرنا چاہتا ہو، جب آپ کو اس کے معلق علم ہو جائے تو پھر آپ دوبارہ ایسا مت کریں، کیونکہ پھر میسج کرنے کی

کوئی ضرورت نہیں رہتی، کیونکہ آپ کی جانب سے شادی کی پیشکش کا مقصد حاصل ہو چکا ہے.

5 ۔ جب اللہ تعالی نے اس سے آپ کی شادی آپ کے مقدر میں نہیں رکھی تو آپ کو اس سے دل نہیں لگانا چاہیے، ان شاء اللہ یہ بات آپ کے لیے مخفی نہیں رہنی چاہیے کہ دل لگانے کا انجام اور خطرہ کیا ہے، اور کس طرح یہ چیز اللہ کی اطاعت میں رکاوٹ پیدا کر دیتی ہے، اور حفظ قرآن اور دھرائی سے کیسے مشغول کر دیتی ہے، اور اسی طرح طلب علم سے بھی دور کر دیتی ہے، اس کے ساتھ اسے دل کی بیماری اور معاصی و گناہ کی طرف میلان کا نام بھی دیا گیا ہے.

6 ۔ ہم آپ کو خط و کتابت اور میسج جیسا اقدام اٹھانے سے قبل استخارہ کرنے کی نصیحت کرتے ہیں، اور اس کے بعد بھی آپ استخارہ کریں، کیونکہ مسلمان کو علم نہیں کہ دنیا و آخرت کی بھلائی اس کے لیے کہاں ہے، وہ جاہل اور عاجز ہے وہ اپنے پروردگار عالم و قادر سے اپنے لیے خیر طلب کرتا ہے کہ اس کے لیے خیر اختیار کر دے، اور اس کے لیے معاملہ میں آسانی پیدا کرے جہاں بھی ہو اور اگر یہ شر اور برائی ہے تو اس سے دور کر دے.

7 ۔ آپ کے علم میں ہونا چاہیے کہ اس کے علاوہ کوئی اور آپ کے لیے اس سے بھی بہتر ہو سکتا ہے، جب آپ اسے بتانے میں شرعی طریقہ اختیار کرینگی اور اس پر اپنے آپ کو پیش کرنے میں شریعت سے باہر نہیں جائینگی اور جب آپ اللہ سے استخارہ بھی کر لیں اور آپ کے درمیان شادی نہ ہو سکے تو پھر آپ اللہ کی رحمت سے نا امید مت ہوں، اور نہ ہی اللہ سے دعا کرنے میں ناامید ہو جائیں، اور آپ سے شادی کے لیے آنے والے رشتہ میں دین و اخلاق کو مد نظر ضرور رکھیں، اور اپنے گھر والوں کے دباء پر صبر و تحمل سے کام لیں.

کیونکہ ہر تنگی کے ساتھ آسانی ہے، یقینا تنگی کے ساتھ ضرور آسانی ہے الشرح (5).

لیکن اگر آپ کے محرم مردوں بھائی یا چچا یا پھر جو آپ کے قریب ہے اور آپ اس سے صراحتا اپنا موضوع بیان کر سکتی ہیں اور وہ آپ کے معاملہ کو چلا سکتا ہے جس طرح عام مرد اپنی بیٹیوں کی شادی جس سے وہ چاہتی ہوں کے معاملہ کو نپٹا سکتا ہو اور اس میں کوئی تنگی و انکار نہ ہو تو یہ معاملہ آسان ہے، اور خطرے سے بھی دور اور ان شاء اللہ آپ کے دل کے لیے بھی راحت کا باعث ہوگا.

اللہ تعالی سے دعا ہے کہ وہ آپ کے لیے کوئی ایسا شخص مہیا کر دے جو آپ کی جانب سے اس معاملہ کو حل کرے.

واللہ اعلم .